33738- محرم شخص سے سرزد ہونے والی غلطیاں

سوال

ہم بذریعہ ہوائی جہاز جدہ آتے ہیں تو کیا ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم جدہ پہنچنے تک حج کا احرام مؤخر کرلیں ؟

پسندیدہ جواب

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وہ غلطیاں جو بعض حجاج کرام سے احرام کے سلسلہ میں سرزد ہوتی ہیں :

پہلا معاملہ :

میقات سے احرام نہ باندھنا ، بعض حجاج کرام اور خاص کر فضائی راستے سے آنے والے جدہ اترنے تک احرام نہیں باندھتے اور میقات سے احرام باندھنا ترک کردیتے ہیں ، حالانکہ وہ میقات کے اوپر سے گزرتے بھی ہیں ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل میقات کے لیے میقات مقرر فرمادیے ہیں :

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(یہ اہل میقات کے لیے اور ان کے لیے ہیں جو یہاں سے گزریں ان کے لیے بھی میقات ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1524) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181) ۔

اور صحیح بخاری میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب ان سے اہل عراق نے شکایت کی کہ اہل نجد کے لیے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا ہے وہ ان کے راستہ سے دور اور راستے سے ہٹ کر ہے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تھا : تم اس کے محاذي اپنے راستے میں اس کے برابر دیکھ لو (یعنی اس کی محاذات سے احرام باندھ لیا کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (1531) ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میقات کے برابر والی جگہ سے احرام باندھنا میقات سے ہی گزرنے کی مانند ہے ، لھذا جو کوئی بھی ہوائی جہاز کے ذریعہ میقات کے برابر سے گزر رہا ہو تو اسے مقیات کی محاذی جگہ سے ہی احرام باندھ لینا چاہیے ، اور اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر احرام باندھے ہی میقات سے گزرے اور جدہ اتر کر احرام باندھے ۔

اس غلطی کو صحیح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے گھر سے یا پھر ہوائی اڈے سے غسل کرلے اور ہوائی جہاز میں تیار رہے اور میقات سے پہلے اپنا عام لباس اتار کر احرام کی چادریں پہن لے اور عمرہ یا حج میں سے جو بھی کرنا ہو اس کا تلبیہ کہ لے ، اور اس لیے بالکل یہ جائز نہیں کہ وہ جدہ پہنچنے تک احرام نہ باندھے کیونکہ ایسا کرنا غلط ہے ، اور جمہور اہل علم کے ہاں ایسا کرنے پر اس کے ذمہ دم لازم آتا ہے جو مکہ میں ذبح کرکے حرم کے فقراء مساکین میں تقسیم کیا جائے گا ، کیونکہ اس نے ایک واجب ترک کیا ہے ۔

دوسرا معاملہ :

بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ احرام کے وقت جوتے ہونا ضروری ہیں ، اور اگر احرام باندھتے وقت اس نے جوتے نہ پہنے ہوں تو پھر وہ جوتے نہیں پہن سکتا ، لیکن یہ اعتقاد خاطئ ہے کیونکہ جوتوں اور چپلوں میں احرام نہ تو شرط ہے اور نہ ہی واجب ، اس لیے چپلوں کے بغیر بھی احرام ہوجاتا ہے اور اس میں کوئی ممانعت نہیں کہ احرام باندھتے وقت اس نے جوتے نہیں

پہنے تھے لھذا وہ بعد میں بھی نہیں پہن سکتا بلکہ اس کے لیے بعد میں بھی جوتے پہننا جائز ہیں اگرچہ اس نے احرام کے وقت نہ بھی پہنے ہوں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ۔

تیسرا معاملہ :

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احرام کا لباس ہی ضروری ہے اور حلال ہونے تک وہ اسی لباس میں رہے گا اور احرام کا وہ لباس تبدیل نہیں کر سکتا ، لیکن یہ اعتقاد اور خیال بھی غلط ہے ، اس لیے کہ احرام والا اپنے احرام کی چادریں اور لباس تبدیل کر سکتا ہے اور ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہے چاہے وہ لباس کسی سبب کی بنا پر تبدیل کیا جائے یا بغیر سبب کے ہی بدل لے ، لیکن صرف اتنا ہے کہ وہ اسے اسی لباس میں تبدیل کرے جو اس کے لیے پہننا جائز ہے (یعنی دوسری چادریں پہن لے)

اس میں مرد اور عورت کے مابین کوئی فرق نہیں لھذا جو کوئی بھی احرام باندھ لے اور اسے تبدیل کرنا چاہے وہ اسے تبدیل کر سکتا ہے ، لیکن بعض اوقات اس لباس کو تبدیل کرنا واجب بھی ہو جاتا ہے مثلا اگر اس لباس کو ایسی نجاست لگ جاتی ہے جسے اتارنے کے بغیر دھونا ہی ممکن نہیں ، یا بعض اوقات اس کا اتارنا بہتر اور افضل ہوتا ہے مثلا اگر وہ نجاست کے بغیر ہی گندے ہو چکے ہوں تو اس حالت میں ضروری ہے کہ صاف ستھرا احرام پہن لیا جائے ۔

اور بعض اوقات تو یہ معاملہ بہت ہی وسیع ہوتا ہے چاہے تو احرام کا لباس تبدیل کر لے اور چاہے تو وہ پہنے رکھے ، اہم بات یہ ہے کہ ایسا اعتقاد رکھنا صحیح نہیں کہ حاجی جب احرام باندھ لے اس لیے احرام ختم ہونے تک اسے بدلنا جائز نہیں ، یہ اعتقاد غلط ہے ۔

چوتھا معاملہ :

بعض لوگ احرام باندھتے وقت ہی اضطباع کر لیتے ہیں یعنی جب احرام کی نیت کرتے ہیں تو وہ اضطباع کر لیتے ہیں ، اور اضطباع یہ ہے کہ انسان اپنے دائیں کندھے کے نیچے سے احرام کی چادر نکال کر اپنے بائیں کندھے پر ڈالے اور دایاں کندھا ننگا رکھے ، لھذا ہم بہت سے حجاج کرام کو دیکھتے ہیں کہ وہ احرام باندھنے سے لیکر حلال ہونے تک اضبطاع کی حالت میں ہی رہتے ہیں ، جو کہ ایک غلط کام ہے کیونکہ اضطباع تو صرف طواف قدوم میں ہی کیا جاتا ہے ، نہ تو طواف سے پہلے اور نہ ہی بعد میں اور نہ سعی میں بلکہ صرف طواف قدوم میں ہی اضطباع کرنا ضروری ہے ۔

پانچواں معاملہ :

بعض لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ احرام باندھتے وقت دو رکعات ادا کرنا واجب ہے ، یہ اعتقاد بھی غلط ہے ، کیونکہ احرام کے وقت انسان پر دو رکعت کی ادائیگی واجب نہیں ، بلکہ اس میں راجح قول تو یہی ہے کہ احرام کے لیے خاص کوئی نماز نہیں ہے ، اسے شیخ الاسلام ابو العباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے ۔

لھذا جب انسان غسل کر لے تو بغیر نماز کی ادائیگی کے ہی احرام کی چادریں پہنے ، لیکن اگر نماز کا وقت ہو یعنی فرضی نماز کا وقت قریب ہو یا وقت ہو چکا ہو اور وہ میقات پر نماز تک کے لیے رکنا چاہے تو پھر بہتر اور افضل یہی ہے کہ وہ فرضی نماز کے بعد احرام کی نیت کرے ، لیکن احرام کے لیے جان بوجھ کر نماز کی ادائیگی صحیح نہیں کیونکہ اس میں راجح اور صحیح قول یہی ہے کہ احرام کے ساتھ خاص نماز کوئی نہیں کہ احرام باندھتے وقت اس کی ادائیگی ضروری ہو ۔ انتھی ۔ .